حج کی تاریخ مقدم، موخر ہونے سے بھی عوام کا حج ہو جائے گا

کچھ حضرات یہ پوچھ رہے ہیں کہ اگر چاند نظر نہیں آیا اور قاضی کے فیصلے سے اس سے ایک دن پہلے حج کر لیا تو یہ حج ادا ہو گا یا نہیں، فرض کی ادائیگی ہوئی یا نہیں، یا دوبارہ حج کرنا ہو گا

الجواب

حج کا معاملہ قاضی کے ہاتھ میں ہے، اگر انہوں نے گواہی لیکر نویں ذی الحجہ کا فیصلہ کر دیا، تو اس تاریخ کو جتنے حضرات نے حج کیا وہ ہو جائے گا، دوبارہ حج کرنے کی ضرورت نہیں، چاہے ایک دن پہلے ہی کا فیصلہ کر دیا ہو

اس کی وجہ یہ ہیں

[۱]۔۔قاضی کے فیصلے کے بعد عوام کے لئے یہ جائز ہو جاتا ہے کہ وہ اس پر عمل کرے

[۲]۔۔حج کا معاملہ ایسا ہے کہ متعین دن ہی میں کر سکتا ہے، یعنی نویں ذی الحجہ کو، اور متعین جگہ پر ہی حج ہوتا ہے، یعنی عرفات میں ہی حج ہوتا ہے، اس کے علاوہ نہیں ہوتا، اس لئے اگر اس حج کو ادا نہ کہا جائے تو دور دراز سے آئے ہوئے لاکھوں لوگوں کے لئے دوبارہ اگلے سال حج میں آنا حرج عظیم ہے، اس لئے اس حرج کی بنیاد پر یہی ہوگا کہ اس حج کو ادا قرار دیا جائے،، اور دوبارہ حج کرنے کا فتوی نہ دیا جائے۔شریعت کا اصول یہی ہے

صاحب ھدایہ نے مسائل منثورہ، جلد اول، ص ۲۷۱، میں اس کی وضاحت کی ہے۔

عبارت یہ ہے

اھل عرفة اذا وقفوا فی یوم وشھد قوم انھم وقفوا یوم النحر اجزاھم ولان فیہ بلوی عامًا لتعذر الاحتراز عنہ والتدارک غیر ممکن وفی الامر بالاعادۃ حرج بین فوجب ان یکتفی بہٖ عند الاشتباہ (ھدایہ کتاب الحج ، مسائل منثورۃ ، ج اول ،ص ۲۷۱)

ترجمہ: عرفات والوں نے کسی دن وقوف کیا، اور کچھ لوگوں نے گواہی دی کہ انہوں نے دسویں تاریخ کو وقوف کیا ہے [، یعنی جس دن وقوف عرفہ کیا ہے، وہ نوی ذی الحجہ نہیں ہے، دسویں ذی الحجہ تھا] تب بھی ان کا حج ہو جائے گا۔

ترجمہ : اور اس لئے کہ اس میں عموم بلوی ہے، اور اس سے بچنا متعذر ہے اور تدارک بھی ممکن نہیں ہے اور لوٹانے کے حکم دینے میں واضح حرج ہے اس لئے اشتباہ کے وقت میں اسی پر اکتفاء کیا جائے گا

قالو اوینبغی للحاکم ان لا یسمع ھذہ الشھادۃ ویقول قد تم حج الناس فانصرفوا لانہ لیس فیھا الا ایقاع الفتنة (ھدایہ کتاب الحج، مسائل منثورۃ، ج اول، ص ۲۷۱)

ترجمہ : علماء نے فرمایا کہ حاکم کو ایسی گواہی سننی ہی نہیں چاہئے، بلکہ حاکم کو یوں کہہ دینا چاہئے کہ، گھر جاؤ تم لوگوں کا حج ہو گیا ہے، اس لئے کہ دوبارہ حج کے حکم دینے میں فتنہ ہوگا

وكذا اذا شهدوا عشية عرفة برؤية الهلال ولا يمكنه الوقوف فى بقية الليل مع الناس او اكثرهم لم يعمل بتلك الشهادة (ھدایہ کتاب الحج، مسائل منثورۃ، ج اول ،ص ۲۷۱)

ترجمہ: ایسے ہی اگر نویں ذی الحجہ کی شام کو چاند دیکھنے کی گواہی دی اور رات کے باقی حصے میں لوگوں کے ساتھ یا اس کے اکثر کے ساتھ وقوف عرفہ کرنا ممکن نہ ہو تو اس گواہی پر عمل نہ کیا جائے۔

تشریح

ھدایہ کی ان تینوں عبارتوں میں یہ فرمایا کہ نویں ذی الحجہ کے بعد وقوف عرفہ کرلیا، یا اس سے پہلے کرلیا اور صورت حال یہ ہے کہ دوبارہ اصل نوی ذی الحجہ کو عرفات میں جانا ناممکن ہے، تو حاکم یہی حکم دے گا کہ حج ہو گیا ہے، کیونکہ حج کو فاسد قرار دینے میں لاکھوں آدمیوں، اور بوڑھوں کے لئے حرج عظیم ہے، کیونکہ اگلے سال دوبارہ حج کے لئے آنا بہت مشکل ہے

حج کا یہ مسئلہ تین اصولوں پر متفرع ہے

[ا]۔۔حرج عظیم ہو تو فتوی سہولت پر دیا جائے گا

[۲]۔۔تمام شہر والے جس دن رمضان اور عید کریں باقی لوگوں کو بھی اسی دن کر لینا چاہئے

[۳]۔۔قاضی کا فیصلہ ہو جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے

پہلے اصول کی دلیلیں

حرج عظیم ہو تو معاف ہے اس کے لئے یہ تین آیتیں ہیں

1۔۔. لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا ۔(آیت ۲۸۶،سورۃ البقرۃ ۲)

ترجمہ: اللہ کسی بھی شخص کو اس کی وسعت سے زیادہ ذمہ داری نہیں سونپتا

اس آیت میں ہے کہ اللہ تعالی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے، اور یہ وسعت سے زیادہ ہے اس لئے حج ہو جائے گا

2۔۔ لیس علی الاعمی حرج و لا علی الاعرج حرج و لا علی المریض حرج ۔(۶۱،سورۃ النور۲۴)

ترجمہ: نہ کسی نابینا کے لئے اس میں کوئی گناہ ہے، نہ کسی پاون سے معذور شخص کے لئے کوئی گناہ ہے، نہ کسی بیمار شخص کے لئے کوئی گناہ ہے

3۔۔ لیس علی الاعمی حرج و لا علی الاعرج حرج و لا علی المریض حرج

۔(آیت ۱۷، سورۃ الفتح ۴۸)

ترجمہ: اندھے آدمی پر جہاد نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے، نہ لنگڑے آدمی پر کوئی گناہ ہے، اور نہ بیمار آدمی پر کوئی گناہ ہے۔

اس آیت میں ہے کہ نابینا پر حرج نہیں ہے اس لئے کہ وہ معذور ہے، اسی طرح تاریخ متعین کرنے میں قاضی ذمہ دار ہے اس لئے اگر انہوں نے غلطی کی ہے تو عوام کا حج ہو جائے گا۔

4۔۔فقہی جزئیہ یہ ہے ۔۔حرج عظیم ہو تو معاف ہے، جیسے عیدین میں سجدہ سہو کرنے میں حرج عظیم ہے اس لئے سجدہ سہو معاف ہے۔

دوسرے اصول کی دلیلیں یہ ہیں

تمام شہر والے جس دن رمضان، یا عید کر لے اسی دن رمضان، یا عید ہو جائے گا، اور دوسرے لوگوں کو اسی دن رمضان اور عید کر لینی چاہئے، کیونکہ اختلاف، یا انتشار کرنا جائز نہیں ہے اس کے لئے حدیث یہ ہے

1 ۔۔عن ابی ہریرۃ ان النبی علیہ وسلم صلی اللہ قال الصوم یوم تصومون، و الفطر یوم تفطرون، و الاضحی یوم تضحون

و فسر بعض اہل العلم ھذ الحدیث فقال انما معنی ھذا، ان الصوم و الفطر مع الجماعۃ و عظم الناس ۔(ترمذی شریف، کتاب الصوم، باب ماجاء ان الصوم یوم تصومون، والفطر یوم تفطرون، والاضحیٰ یوم تضحون، ص ۱۷۸، نمبر ۶۹۷/ابوداود شریف ۔ کتاب الصیام، باب اذا اخطاء القوم الھلال، ص ۳۳۸، نمبر ۲۳۲۴)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس دن تم لوگ روزہ رکھ لو اللہ کے نزدیک بھی وہی دن روزے کا ہے، جس دن افطار کر لو، یعنی عید کر لو، وہی دن عید کا ہے، اور جس دن قربانی کر لو وہی دن اللہ کے نزدیک بھی قربانی کا ہے

بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ، روزہ اور افطار، یعنی عید جماعت کے ساتھ کرنا چاہئے، اور سب لوگوں کے ساتھ کرنا چاہئے

اس حدیث میں وضاحت کے ساتھ یہ بیان کیا ہے کہ اگر چاند دیکھنے میں غلطی ہو جائے، تو وہاں کے لوگ جس دن اتفاق کر کے عید، رمضان، یا عرفہ کر لیں، اللہ اسی کو قبول کر لیتے ہیں، اور وہی

جائز ہو جائے گا

اس لئے اہل مکہ جس دن عرفہ میں چلے جائیں تمام حاجیوں کو اسی دن عرفہ میں چلے جانے سے ان کا حج ہو جائے گا، اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں ہے، کیونکہ حدیث میں اسی کی تاکید ہے

تیسرے اصول کی دلیلیں یہ ہیں

۔قاضی کا فیصلہ ہو جائے تو عوام کو اسی پر عمل کرنا پڑے گا

اس کی دلیل یہ حدیث ہے

۔قال رسول الله ﷺ اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب کان له اجران و اذا اجتهد فأخطاء کان له اجر ۔(دار قطنی، کتاب فی الاقضیۃ والاحکام، جلد ۵، ص ۳۶۴، نمبر ۴۴۶۴)

ترجمہ : حضورؐ نے فرمایا کہ اگر حاکم کوشش کرے اور فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کرے تو ان کو دوگنا ثواب ملتا ہے، اور اگر کوشش کرے لیکن فیصلہ کرنے میں غلطی کر جائے پھر بھی ان کو ایک گنا ثواب ملتا ہے

اس حدیث کے اشارے سے ثابت ہوا کہ حاکم کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے

اس قول تابعی میں ہے

۔عن الثوری فی رجل اشهد علی شهادته رجلا فقضی القاضی بشهادته ثم جاء

الشاهد الذی شهد علی شهادته فقال لم اشهد بشیء قال یقول اذا قاضی القاضی مضی الحکم ۔(مصنف عبدالرزاق، باب الشاہد یرجع عن شہادتہ، جلد ۸، ص ۳۵۳، نمبر ۱۵۵۱۳)

ترجمہ: حضرت ثوری نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنی گواہی پر کسی اور آدمی کو گواہی دینے کے لئے متعین کیا، قاضی نے اس کی گواہی سے ایک فیصلہ کر دیا، پھر جس نے اپنی گواہی پر گواہ بنایا تھا وہ آیا، اور کہنے لگا کہ میں نے تو کسی کو گواہ بنایا ہی نہیں، حضرت ثوریؒ فرماتے تھے کہ قاضی کو یوں کہنا چاہئے ،قاضی نے فیصلہ کر دیا تو اب یہی نافذ ہوگا

اس قول تابعی میں ہے کہ قاضی ایک چیز کا فیصلہ کر دے تو وہ عوام پر نافذ ہو جاتا ہے

مشورہ

،سعودی عربیہ میں قاضی کا فیصلہ ہوتا ہے، اس لئے ان کے فیصلے کے بعد اسی تاریخ پر حج کرنے کی گنجائش ہے، یہ قاضی کی ذمہ داری ہے کہ وہ کیا فیصلہ کر رہے ہیں

صاحب ھدایہ نے بھی اسی پر زور دیا ہے کہ ایک فیصلہ ہو گیا ہے تو حرج کی بنیاد پر قاضی دوسرا فیصلہ نہ دے

اس لئے جو حضرات سعودیہ کی مقدم تاریخ پر حج کرتے ہیں ان کا حج ہو جائے گا، اس بارے میں شک نہ کریں، اور اخلاص کے ساتھ حج کریں گے تو وہ حج مبرور ہوگا، ان شاء اللہ۔

والسلام